

مزاحیہ مضمون: لاہور کا جغرافیہ مصنف: سید احمد شاہ پطرس بخاری

مصنف کا تعارف:

مزاحیہ مضمون ”لاہور کا جغرافیہ“ کے مصنف کا اصل نام سید احمد شاہ پطرس بخاری ہے اور ان کا قلمی اور ادبی نام پطرس بخاری ہے۔ آپ اپنے انگریزی استاد سے بہت متاثر تھے جن کا نام ”جون پیٹرس“ تھا اسی لیے اپنے استاد کے نام کی وجہ سے آپ نے اپنا قلمی نام ”پطرس“ منتخب کیا۔ بنیادی طور پر پطرس بخاری کا تعلق انگریزی ادب سے تھا اور آپ انگریزی ادب کے پروفیسر بھی تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریروں میں انگریزی ادب کا اثر دکھائی دیتا ہے۔

پطرس بخاری اردو ادب کے ممتاز ترین مزاح نگار ہیں۔ آپ اردو مزاحیہ نثر میں سب سے بڑا نام ہیں۔ آپ نے بہت کم لکھا لیکن جتنا بھی لکھا بہت خوب لکھا۔ آپ کے مزاح کا انداز بہت منفرد ہے۔ آپ کی مزاحیہ تحریروں آپ کی خوش طبعی اور مزاحیہ طبیعت کا نتیجہ ہیں۔ آپ روز مرہ واقعات سے واقعاتی مزاح پیدا کرتے ہیں۔ آپ لفظوں اور چست جملوں کا استعمال کر کے صورتِ حال اور معلومات کو پیش کر کے مزاح پیدا کر دیتے ہیں یعنی ان کا مزاح اندازِ بیاں کا مزاح ہے۔ پطرس بخاری کے مزاح پر مغربی ادب کے اثرات نظر آتے ہیں۔ آپ زندگی کی حماقتوں اور مناظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ آپ کی تحریروں میں لطیفے نہیں ہوتے بلکہ آپ ہلکے پھلکے انداز میں مزاح کرتے ہیں جس کی وجہ سے قاری قہقہہ نہیں لگاتا بلکہ زیر لب مسکراتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ خالص مزاح کرتے ہیں۔ آپ کی تحریروں میں طنز کم ہے اور مزاح نمایاں ہے۔ وہ طنز و مزاح کے ذریعے معاشرے اور ماحول کی کمزوریوں کو لطیف پیرائے میں پیش کرتے ہیں۔ پطرس بخاری پیر وڈی یا تحریف نگاری کے ذریعے بھی مزاح پیدا کرتے ہیں۔ آپ کے مضامین مختصر ہوتے ہیں اور آپ ان میں سادہ اور آسان زبان استعمال کرتے ہیں۔ ایک مزاح نگار کے لیے بڑا ضروری ہے کہ اس کا مشاہدہ اور مطالعہ بڑا وسیع ہو اور پطرس بخاری کی بھی یہ خوبی ہے کہ ان مشاہدہ اور مطالعہ بڑا وسیع ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، پطرس کے بارے میں لکھتے ہیں:

”پطرس نے مزاح نگاری میں ایک نیا انداز پیدا کیا، وہ اردو میں خالص مزاح کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ وہ عموماً واقعہ سے مزاح پیدا کرتے ہیں، پطرس کے مضامین کو اردو میں سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔“

رشید احمد صدیقی، پطرس کے بارے میں لکھتے ہیں:

”پطرس کا مزاح اور یجنل ہوتا تھا۔ وہ اپنی تحریر کو مزاحیہ بنانے کے لیے اس میں لطائف نہیں شامل کرتے تھے۔“

سبق تعارف:

لاہور کا جغرافیہ پطرس بخاری کا طنز و مزاح سے بھرپور مضمون ہے جو ان کی کتاب پطرس کے مضامین سے لیا گیا ہے۔ مصنف نے اس مضمون میں کمال مہارت سے تحریف نگاری سے کام لیتے ہوئے لاہور شہر کے اہم اور سنجیدہ مسائل کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے اور انھوں نے کہیں کہیں دھیمے طنز سے کام لیتے ہوئے شہری حکومت اور اداروں کی بے حسی اور نااہلی کو ہلکے پھلکے مزاحیہ اور طنزیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ طنز و مزاح سے ان کا مقصد کسی کا مذاق یا تمسخر اڑانا نہیں ہے بلکہ وہ اصلاح کی نیت سے تعمیری مزاح کرتے ہیں۔

مصنف نے اس مضمون میں لاہور شہر کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور ضروریات زندگی کی عدم فراہمی پر طنز کیا ہے۔ انھوں نے سرکاری اداروں کی نااہلی اور بے حسی پر طنز کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شہر میں آب و نکاسی کی فراہمی کے ناقص انتظامات ہیں۔ فیکٹریوں کے دھوئیں اور فضلہ کی وجہ سے آلودہ آب و ہوا کے مضر اثرات کا ذکر کیا ہے۔ لاہور شہر کے ذرائع آمد و رفت اور اشتہار بازی کے مسائل کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ پطرس بخاری نے اپنے اس مضمون میں طلبہ کی اقسام کے ذریعے ان کی نفسیات کو بھی بیان کیا ہے۔

پطرس بخاری کا اسلوب سادہ لیکن پرکشش اور پر اثر ہے۔ وہ عام فہم اور روزمرہ زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی تحریر کا انداز ایسا ہے کہ قاری کو محسوس ہوتا کہ وہ پڑھنے والے سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ان کے مزاح میں پھکڑ پن اور عامیانہ پن نہیں ہے بلکہ ان کی تحریروں میں فکر کی گہرائی، سماجی شعور، علمیت اور مقصدیت پائی جاتی ہے۔ شگفتگی اور نیا پن ان کے مضامین کی نمایاں خصوصیت ہے جس کی وجہ سے قاری کا جی چاہتا ہے کہ وہ بار بار ان کا مضمون پڑھے۔ انھوں نے الفاظ کو دلچسپ اور نئے معانی دے کر ظرافت پیدا کی ہے جس کی وجہ سے قاری ہنسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ خالص مزاح کرتے ہیں۔ ان کے مضامین میں طنز بہت کم ہوتا ہے۔ وہ اپنے مضامین میں انگریزی ادب کے اثر کی وجہ سے تحریف نگاری یا پیر وڈی سے کام لیتے ہیں۔ ان کے تحریر میں سماجی اور سیاسی شعور بھی دکھائی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تحریر میں تصویر کشی بھی دکھائی دیتی ہے۔ پطرس بخاری اپنے مضامین میں اختصار سے کام لیتے ہیں۔ پطرس بخاری نے جو کچھ بھی لکھا اس کا مواد اور موضوع ایسا ہے کہ ہر زمانے میں پڑھنے والے ان کی تحریروں میں دلچسپی لیتے رہیں گے۔ ان کے مضامین کے موضوعات زندگی کے وہ پہلو پیش کرتے ہیں جو ہر دور میں موجود رہیں گے۔

تنقیدی نکات اور فنی محاسن:

لاہور کے اہم اور سنجیدہ مسائل:

اس مضمون میں پطرس بخاری نے لاہور کے سنجیدہ اور اہم مسائل کو کمال مہارت سے مزاحیہ انداز اور لطیف پیرائے میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور کہیں کہیں مصنف نے دھیمے طنز سے بھی کام لیا ہے۔ اس مضمون میں پطرس نے تعمیری مزاح کے ذریعے لاہور کے مسائل کو بیان کر کے حکومتی اداروں کی اصلاح کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے اس مضمون میں لاہور شہر کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور ضروریات زندگی کی عدم فراہمی پر طنز کیا ہے۔ انھوں نے سرکاری اداروں کی نااہلی اور بے حسی پر طنز کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شہر میں آب و نکاسی کی فراہمی کے ناقص انتظامات ہیں۔ فیکٹریوں کے دھوئیں اور فضلہ کی وجہ سے آلودہ آب و ہوا کے مضر اثرات کا ذکر کیا ہے۔ لاہور شہر کے ذرائع آمد و رفت اور اشتہار بازی کے مسائل کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ پطرس بخاری نے اپنے اس مضمون میں طلبہ کی اقسام کے ذریعے ان کی نفسیات کو بھی بیان کیا ہے۔

پطرس بخاری نے لاہور شہر میں بڑھتی ہوئی آلودگی پر شہری حکومت کو طنز کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ:

”لاہور میں عام ضروریات کے لیے ہوا کے بجائے گرد اور خاص خاص حالات میں دھواں استعمال کیا جاتا ہے۔ کمیٹی نے جاہ جا دھوئیں اور گرد کے مہیا کرنے کے لیے مرکز کھول دیے ہیں۔“

مصنف نے پانی فراہم کرنے والے شہری ادارے کی نااہلی اور بے حسی پر اس انداز میں طنز کیا ہے۔

”بعض نلوں میں اب بھی چند قطرے روزانہ ٹپکتے ہیں۔ اہل شہر کو ہدایت کی گئی ہے اپنے اپنے گھرے نلوں کے نیچے رکھ چھوڑیں تاکہ عین وقت پر تاخیر کی وجہ سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔“

”عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ فی الحال بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نکلنے نہیں دیتے۔۔۔ امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے عرصے میں ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہو گا جس میں رفتہ رفتہ مچھلیاں پیدا ہوں گی۔“

پطرس بخاری نے لاہور شہر کے ذائع آمد و رفت کے مسائل اور سڑکوں کی بری حالت کو اس طرح بیان کیا ہے:

”وہ قدیم تاریخی گڑھے اور خندقیں جوں کی توں موجود ہیں جنھوں نے کئی سلطنتوں کے تختے الٹ دیے تھے۔ آج کل بھی کئی لوگوں کے تختے یہاں الٹے ہیں اور عظمت رفتہ کی یاد دلا کر انسان کو عبرت سکھاتے ہیں۔“

مصنف اشتہار بازی کے مسئلے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”لاہور میں قابل دید مقامات مشکل سے ملتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لاہور میں ہر عمارت کی بیرونی دیواریں دھری بنائی جاتی ہیں۔ پہلے اینٹوں اور چونے سے دیوار کھڑی کرتے ہیں اور پھر اس پر اشتہاروں کا پلستر کر دیا جاتا ہے۔۔۔“

تاریخی اور سیاسی شعور:

پطرس بخاری تاریخ اور حالت حاضرہ سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ ان کا تاریخی اور سیاسی شعور ہمیں ان کے مضمون لاہور کا جغرافیہ میں نظر آتا ہے اور انھوں نے اس مضمون میں تاریخی اور سیاسی حالات کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ انھوں نے ہوم رول تحریک اور نظام سقے کے تاریخی کردار کو مزاحیہ انداز میں پیش کر کے پانی کی فراہمی کے ناقص انتظامات پر شہری حکومت اور اداروں کی نااہلی پر طنز کیا ہے۔

”یہ اسکیم نظام سقے کے وقت سے چلی آرہی ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ نظام سقے کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اہم مسودات بعض تو تلف ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں ان کے پڑھنے میں بہت دقت پیش آرہی ہے۔“

لاہور کا ادبی اور سیاسی ماحول:

پطرس بخاری نے اپنے مضمون لاہور کا جغرافیہ میں لاہور کے بدلتے ہوئے ادبی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ لاہور کی اہم صنعت رسالہ بازی ہے یعنی لاہور میں سب سے زیادہ رسالے اور اخبارات نکلتے ہیں اور ہر رسالے پر خاص نمبر لکھ دیا جاتا ہے تاکہ رسالہ زیادہ فروخت ہو کیوں جب کوئی رسالہ خاص نمبر نکالتا ہے تو لوگ سوچتے ہیں کہ اس میں کوئی خاص بات ہوگی اس لیے ہر رسالے پر خاص نمبر لکھ دیا جاتا ہے جب کہ رسالے کا معیار اتنا اچھا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں کوئی خاص بات ہوتی ہے۔

”ہر رسالے کا ہر نمبر عموماً خاص نمبر ہوتا ہے اور عام نمبر صرف خاص خاص موقعوں پر شائع کیے جاتے ہیں۔“

اسی طرح مصنف نے مزاحیہ انداز میں لاہور کا سیاسی ماحول پیش کرتے ہو اکھا کہ لاہور کی سب سے بڑی حرفت انجمن سازی ہے یعنی لاہور کے لوگوں کو لیڈر بننے اور سیاست کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے اس لیے یہاں انجمنیں بھی بہت زیادہ ہیں لیکن لیڈر کم ہیں کیوں کہ لیڈر وہی بن سکتا ہے جس کے پاس فالتو پیسہ اور وقت ہو اس لیے ایک ہی پریزیڈنٹ ایک وقت میں کئی انجمنوں کا صدر ہوتا ہے مثلاً کسی مذہبی انجمن، محلہ کمیٹی اور سپورٹس کلب وغیرہ۔ یعنی انجمنیں بہت زیادہ ہیں اور صدر کم ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تقریر بھی اس طرح کی تیار کرتے ہیں جو ہر موقع پر کی جاسکے۔

” لاہور کے ہر مربع انچ میں ایک انجمن موجود ہے۔ پریزیڈنٹ البتہ تھوڑے ہیں۔“

پیداوار:

اس مضمون میں مصنف نے تحریف نگاری سے کام لیتے ہوئے طلبہ کو لاہور کی مشہور پیداوار کہا ہے۔ عام طور پر ہم پیداوار سے مراد فصل لیتے ہیں لیکن مصنف نے مزاح سے طلبہ کو پیداوار کہا ہے۔ جس طرح کاشت کار فصل کو بوتا ہے، اس پر محنت کرتا ہے اور جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو اسے کاٹتا ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں بھیج دیتا ہے۔ اسی طرح طلبہ بھی تعلیمی ادارے میں داخل ہوتے ہیں، اساتذہ ان پر محنت کرتے ہیں اور طلبہ تعلیم حاصل کر کے وہاں سے چلے جاتے ہیں اور ہر جگہ پھیل جاتے ہیں۔

طلبہ کی اقسام:

پطرس بخاری نے مضمون میں طلبہ کی اقسام بیان کر کے ان کی نفسیات کی بات کی ہے کہ وہ کیسے سوچتے ہیں اور کیا سوچتے ہیں۔

جمالی طلبہ: بننے سنور نے اور کھانے پینے کے شوقین ہوتے ہیں اور تعلیم کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی۔

جلالی طلبہ: وہ طلبہ جنہیں باپ دادا کی دولت پر غرور ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم رئیس ہیں اور ہمیں پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ہم بیٹھ کر بھی کھائیں تو ہماری دولت ختم نہیں ہوگی۔

خیالی طلبہ: وہ طلبہ جو اپنے نصاب کو چھوڑ کر غیر متعلقہ موضوعات کے بارے میں سوچتے ہیں۔ احماقانہ باتیں سوچتے ہیں اور خود کو بڑا فلسفی سمجھتے ہیں۔ جسمانی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔ اخلاق کی بات کرتے ہیں لیکن خود بد اخلاق ہوتے ہیں۔

خالی طلبہ: وہ طلبہ جو خالی دماغ لے کر آتے ہیں اور اتنا ہی خالی دماغ لے کر چلے جاتے ہیں۔ نصاب اور درس سے لا تعلق ہوتے ہیں۔ یعنی وہ اسکول، کالج سے کچھ بھی سیکھ کر نہیں جاتے۔

طبعی حالات:

مصنف نے لاہور کے لوگوں کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ بہت خوش طبع ہیں۔ بہت ہنسی مذاق کرتے ہیں اور زندہ

دل ہوتے ہیں یعنی وہ زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

”لاہور کے لوگ بہت خوش طبع ہیں۔“

پطرس بخاری کی مزاح نگاری کی خصوصیات:

اندازِ بیاں کا مزاح:

پطرس بخاری مزاح نگاری کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ وہ صورتِ حال، واقعہ اور معلومات کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ اس میں مزاح کا پہلو خود بخود سامنے آ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ الفاظ کو دلچسپ انداز میں استعمال کر کے مزاح پیدا کرتے ہیں۔

”تاگوں میں ان کے بجائے بنا سیتی گھوڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔ بنا سیتی گھوڑا شکل و صورت میں دُم دار تارے سے ملتا ہے کیوں کہ اس گھوڑے کی ساخت میں دُم زیادہ اور گھوڑا کم پایا جاتا ہے۔“

پیروڈی یا تحریف نگاری:

تحریف نگاری کے ذریعے پطرس مزاح پیدا کرتے ہیں۔ تحریف نگاری سے مراد کسی اصل تحریر میں تبدیلی کر کے اسے مزاحیہ انداز میں پیش کرنا۔ لاہور کا جغرافیہ تحریف نگاری کی بہترین مثال ہے۔ عام طور پر جب بھی کسی علاقے کی پیداوار کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد وہاں کی فصلیں ہوتی ہیں یا صنعتی پیداوار لیکن مصنف نے اس مضمون میں تحریف نگاری سے کام لیتے ہوئے طلبہ کو لاہور کی سب سے مشہور پیداوار یہاں کے طلبہ ہیں جو بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔“

شگفتگی:

پطرس ایک زندہ دل انسان تھے۔ زندگی سے ان کو محبت تھی اور ہنسنا ان کی فطرت میں شامل تھا۔ ان کا مخصوص مزاج شگفتگی کا ہے اور اس شگفتگی کو پیدا کرنے میں وہ لفظوں کے دلچسپ استعمال، چھوٹے چھوٹے فقروں اور جملوں سے کام لیتے ہیں۔

”دوسری قسم جلالی طلبہ ہے۔ ان کا شجرہ جلال الدین اکبر سے ملتا ہے۔ اس لیے ہندوستان کا تخت و تاج ان کی ملکیت سمجھا جاتا ہے۔“

خالص مزاج:

پطرس بخاری کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ان کا مزاج اور یجنل اور خالص ہوتا تھا۔ وہ اپنے مضامین کو مزاحیہ بنانے کے لیے ان میں لطائف نہیں شامل کرتے تھے۔ پطرس بخاری سے پہلے مشرق میں ایسا مزاج پسند کیا جاتا تھا جس میں ہنسی ہی نہیں، قہقہوں کی بارش ہونے لگے اور ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ عام طور پر ایسا مزاج تمسخر، طنز اور پھکڑ پن سے پیدا ہوتا ہے اور جس میں شائستگی بالکل نہیں ہوتی۔ پطرس بخاری کا مزاج خالص ہے اور اس میں شائستگی ہے۔ وہ اپنے کرداروں پر طنز کرنے اور ان کا مذاق اڑانے کے بجائے ان سے ہمدردی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

طنز:

پطرس بخاری کی مزاح نگاری کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ ان کی تحریروں میں لطیف طنز ہے۔ ان کی تحریروں میں طنز بہت کم ہے اور مزاح کی چاشنی نمایاں ہے۔ وہ اپنی مزاح نگاری کو تمسخر اور شدید طنز سے آلودہ نہیں کرتے۔ ان کی تحریروں میں اگر کہیں ہلکا سا طنز نظر بھی آتا ہے تو اس کے پیچھے بھی ہمدردی اور اصلاح کا جذبہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی تحریروں سے دوسروں کو تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے خود پر تنقید کرتے ہیں اور اپنا مذاق اڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں، خود پر ہنستے ہیں اور دوسروں کو ہنساتے ہیں۔ وہ کرداروں کی کمزوریاں اور خامیاں بتانے کے لیے طنز یہ لہجہ اختیار کرنے کے بجائے شگفتہ، شائستہ اور ہمدردانہ لہجہ اختیار کرتے ہیں۔

پطرس بخاری نے لاہور شہر میں بڑھتی ہوئی آلودگی پر شہری حکومت کو طنز کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ:

” لاہور میں عام ضروریات کے لیے ہوا کے بجائے گرد اور خاص خاص حالات میں دھواں استعمال کیا جاتا ہے۔ کمیٹی نے جاہ جا دھویں اور گرد کے مہیا کرنے کے لیے مرکز کھول دیے ہیں۔“

مصنف نے پانی فراہم کرنے والے شہری ادارے کی نااہلی اور بے حسی پر اس انداز میں طنز کیا ہے۔

” بعض نلوں میں اب بھی چند قطرے روزانہ ٹپکتے ہیں۔ اہل شہر کو ہدایت کی گئی ہے اپنے اپنے گھرے نلوں کے نیچے رکھ چھوڑیں تاکہ عین وقت پر تاخیر کی وجہ سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔“

” عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ فی الحال بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نکلنے نہیں دیتے۔۔۔۔ امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے عرصے میں ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہو گا جس میں رفتہ رفتہ مچھلیاں پیدا ہوں گی۔“

سادہ اور آسان زبان:

پطرس بخاری کی مزاح نگاری کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی نظر آتی ہے کہ وہ اپنی تحریروں میں آسان، سلیس اور سادہ زبان استعمال کرتے ہیں مگر ان کی زبان میں بہت صفائی اور روانی ہے۔ ان کی تحریروں میں تکلف، مصنوعی پن اور بناوٹ نظر نہیں آتی۔ سادہ اور آسان زبان روانی سے استعمال کرتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مصنف اور قاری آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہوں۔

مقصدیت یا تعمیری مزاح:

پطرس بخاری کے مضامین میں مقصدیت بھی ہوتی ہے۔ وہ ہنسی ہنسی میں کام کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ لاہور کا جغرافیہ میں مصنف نے تعمیری مزاح کے ذریعے لاہور کے اہم مسائل کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے اور اداروں کی بے حسی اور نااہلی پر تنقید کی ہے۔

”عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ فی الحال بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نکلنے نہیں دیتے۔۔۔ امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے عرصے میں ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہو گا جس میں رفتہ رفتہ مچھلیاں پیدا ہوں گی۔“

منظر کشی:

پطرس بخاری الفاظ کے انتخاب اور جملوں کی ترتیب سے تصویریں بنانے کے فن میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔ ان کے مضامین میں مزاحیہ مصوری کی خوبصورت مثالیں نظر آتی ہیں۔ ان کی تحریر پڑھ کر قاری مسکراہٹ پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لاہور کا جغرافیہ میں مصنف نے لاہور شہر کی عمارتوں کی دیواروں کی مزاحیہ مصوری کچھ اس طرح سے کی ہے۔

”لاہور میں قابل دید مقامات مشکل سے ملتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لاہور میں ہر عمارت کی بیرونی دیواریں دُہری بنائی جاتی ہیں۔ پہلے اینٹوں اور چونے سے دیوار کھڑی کرتے ہیں اور پھر اس پر اشتہاروں کا پلستر کر دیا جاتا ہے۔۔۔“

نفسیات نگاری:

پطرس انسانی نفسیات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ پطرس ایک عرصے تک کالج میں طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ اس لیے وہ طلبہ کے رہن سہن اور نفسیات سے پوری طرح واقف تھے۔ انھوں نے لاہور کا جغرافیہ میں طلبہ کی اقسام کو بتاتے ہوئے ان کی نفسیاتی کیفیت کو بڑی عمدگی سے بیان کیا ہے۔

اختصار:

پطرس بخاری کے مزاح نگاری کی ایک خصوصیت اختصار بھی ہے۔ ان کے مضامین بہت مختصر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے قاری بیزار نہیں ہوتا اور اس کی دلچسپی بھی قائم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ پطرس بخاری غیر ضروری طویل جملے استعمال نہیں کرتے وہ بڑی سی بڑی بات چند جملوں میں بڑی خوبصورتی سے پیش کر دیتے ہیں اور مطلب بھی بڑی آسانی سے سمجھ آ جاتا ہے۔